Remove Watermark Now

FABRICS

EXPERTS

BEYOND THE TREND
HABEEB SHAHZAD

M. Shahzad Raza
0300-8655777
0321-8655777

M. Habeeb Shahzad
0322-8655777
0331-7001777

BOSS JEE FABRICS

Habeeb Shahzad Traders

Shop # 39 Madni Market Cotton Center Rail Bazar Faisalabad

pdfelement

COTTON

- Pasha Cotton
- Marjan Cotton
- Cadbury Cotton
- American Pine Cotton
- Purkashish Cotton
- Madni Swiss Cotton
- White Diamond Cotton

LATHA

- Solitarian Latha
- Chairman Latha Red
- Signature Latha
- Alamgeer Latha
- Golden Chairman Latha

- 1319 Cotton Satton
- Gull Chamak Cotton Satton
- Iconic Poplleen
- BMW Poplleen
- Pearly Silk Jamdani

Special Item سپیشل کوالٹی
- Titanium Cotton By Boss Jee
- Silver Stone By Boss Jee
- Boss Jee Special Lawn
- Boss Jee Special Shamrey

Remove Watermark Now

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

ابرِ احسان اِنٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام خواتین کے لیے اپنی طرز کا واحد جریدہ

Reg.No.20333-36 ● CPL No.FD-107

ماہنامہ راہنمائے خواتین فیصل آباد

جلد نمبر 13 جنوری 2018ء شمارہ نمبر 01
ربیع الثانی، جمادی الاول 1439ھ

زیرِ سرپرستی

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی قبلہ محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
بقیۃ السلف امین الملت

زیرِ قیادت

صاحبزادہ الحافظ محمد زاہد سلطانی آصفی الصدیقی البکری
خانقاہ فتحیہ کوٹلی آزاد کشمیر

مدیرِ اعلیٰ: محمد افضل سعید
مدیرہ: عائشہ صدیقہ

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس ● ڈاکٹر محمد منیر الازھری (مصر)
ڈاکٹر محمد خنسہ نوشاہی ● ڈاکٹر محمد عبدالقوی بغدادی
ڈاکٹر افتخار احمد خان ● علامہ محمد اسلم شہزاد
حافظ شفاعت علی سجاد ● سید عطاء الرحمٰن شاہ (U.K)
محمد عابد نعیم آزاد ● سیف اللہ چاچڑ

نوٹ: مقالہ نگار کی آرا سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

آئینہ ترتیب

اسماء الحسنیٰ 02
عظیم قرآنی دعائیں 03
نعت رسول 05
اجتہاد کی سرزمین 07
تذکرہ صالحین 08
تذکرہ صالحات 10
منجملہ مناقب حضور پُرنور ﷺ 13
افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق 14
بہلول دانا کی باتیں 17
تعلیم الرسائل 20
بچوں کی تعلیم و تربیت 22
آپ مسائل کا شرعی حل 23
راستے کے آداب 24
اخلاق میں برکت 26
اونٹنی کا دودھ 28
مکھی کے چھتوں سے علاج 29
دلچسپ معلومات 30
گھریلو ٹوٹکے 31
سنبھل کر چلیے 32

قیمت فی شمارہ 50 روپے

زرِ تعاون سالانہ 600 روپے علاوہ ڈاک خرچ

خط و کتابت کا پتہ
آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد
041-2639940

جلیب بنک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

اسماء الحسنیٰ

البرھان فہم دین کورس

الباری جل جلالہ

جان ڈالنے والا

یہ نام قرآن مجید میں ۳ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر بانجھ عورت سات روزے رکھے اور پانی سے افطار کرنے کے بعد ۲۱ مرتبہ (الباری المصور) پڑھے تو ان شاء اللہ اولاد نرینہ نصیب ہوگی۔

(۲) اگر طبیب اس اسم کو پابندی سے ہمیشہ پڑھے تو اس کے ہاتھ میں شفا ہوگی۔

المصور جل جلالہ

صورت بنانے والا

یہ نام قرآن مجید میں ایک مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں۔

جو اسے پانی پر پڑھ کر دم کرے اور پی لے تو اعلیٰ مرتبہ پائے گا۔

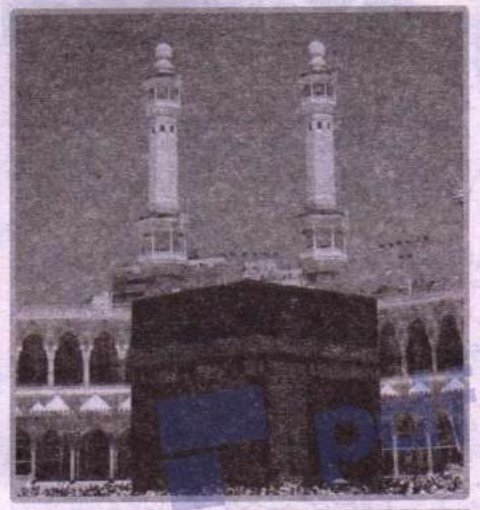

الغفار جل جلالہ

بہت معاف کرنے والا

یہ نام قرآن مجید میں ۵ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں:

(۱) جو کوئی یا غفار کی مدوامت (ہمیشگی) کرے گا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس سے نفس کی بری خواہشات دور ہوں گی۔

(۲) غصہ کرنے والوں پر یہ اسم پڑھا جائے تو ان کا غصہ زائل ہو جاتا ہے۔

عظیم قرآنی دعائیں

تحریر: منیر احمد یوسفی

بوڑھے اور بے اولاد یہ دعا کریں

حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے کے عالم میں اپنے عبادت خانہ میں پوشیدہ طور پر رات کو اپنے رب کریم کو پکارا، ہر بوڑھا اور بے اولاد انسان اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام جیسے یقین اور قوی امید کے ساتھ یہ دعا کرسکتا ہے:

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝

(مریم: ۵-۴)

ترجمہ

''اے میرے رب! میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر بڑھاپے کی وجہ سے شعلہ مارنے لگا ہے اور اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہیں رہا اور مجھے اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایسا وارث عطا فرما جو میرا کام اٹھالے۔

ان دعائیہ کلمات سے پتا چلا کہ بیٹے کیلئے دعا کرنا سنت انبیاء کرام علیہم السلام ہے، ہاں البتہ بیٹی کے پیدا ہونے پر غم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ غم کرنا، نہ تو طریقہ اسلام ہے اور نہ ہی شیوہ مسلمانی، بلکہ یہ طریقۂ کفار ہے۔ سورۃ النحل میں ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝ یَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

(النحل: ۵۹-۵۸)

''اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی خوش خبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے، لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اس بشارت کی برائی کے سبب کہ اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برے حکم لگاتے ہیں''

بیٹی ہو یا بیٹا دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ جل سلطانہ کی عطا ہیں۔ بیٹے کی دعا کا مقصد بیٹی سے نفرت نہیں ہونا چاہیے کیونکہ سبھی انسان عورت کے بیٹے ہیں، بیٹی ہے تو سلسلہ اولاد ہے

بیوی بھی تو کسی کی بیٹی ہوتی ہے۔ بیٹے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ نسل جاری رہتی ہے اور باپ کا سلسلہ دین و دنیا، وعظ و تبلیغ اور کاروبار جاری رہتا ہے۔ اگرچہ یہ کام عورت بھی کر سکتی ہے مگر عورت کے مقابلے میں مرد کے کام کا فرق نمایاں ہے۔ بہر صورت بیٹی، عوت، معاشرے کا لازمی حصہ ہے۔

شرح صدر کیلئے دعا

جب فرعون نے الوہیت کا دعویٰ کیا اور کفر میں حد سے گزر گیا تو رب ذوالجلال والاکرام نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: فرعون کو جا کر تبلیغ کریں تو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے شان کلیمی سے بارگاہ رب العالمین میں چند گزارشات پیش کیں جو بصورت دعا یوں ہیں:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○

ترجمہ

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات سمجھیں۔

(طٰہٰ: ۲۵ تا ۲۸)

لوگوں کو تبلیغ کرنے سے پہلے بطور دعا و برکت محولہ بالا کلمات کا ورد کرنا چاہیے تاکہ شرح صدر ہو، کام آسان ہو اور لوگوں تک بات بخوبی اور احسن طریقے پیش کی جا سکے۔ انسان کتنا ہی بڑا عالم، نقطہ داں اور باخبر کیوں نہ ہو پھر بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عجز اور کمزوری اور نیاز مندی کا اظہار کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔

میت پر مٹی ڈالتے وقت پڑھیں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبر میں رکھا تو یہ کلمات پڑھے۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ○

(طٰہٰ: ۵۵)

ترجمہ

ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی میں تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

حضرت جعفر بن محمد علیہ الرحمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اپنے پیارے بیٹے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور پر مٹی کے تین لپ ڈالے۔ حَثٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ بِیَدَیْهِ جَمِیْعًا ''قبر پر مٹی ڈالتے وقت تین لپ مٹی اسی طرح ڈالی جائے'' کہ پہلے سر کی طرف پھر درمیان میں اور آخر میں پاؤں کی طرف۔ پہلے لپ کے وقت پڑھیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسرے پر پڑھیں وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ اور تیسرے لپ پر پڑھیں وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی قبر پر تین لپ مٹی ڈالنا سنت ہے۔ قرآن مجید کے محولہ بالا کلمات یاد کر لینے چاہئیں تاکہ مٹی ڈالتے وقت یہ بھی پڑھ لیے جائیں۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر: محمد شاکر اعوان

ابو قیس بن صرمہ بن ابی انس رضی اللہ عنہ

ابو قیس صرمہ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی بت پرستی سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ گھر میں الگ مسجد بنالی تھی وہیں رہتے تاکہ ان کے پاس کوئی ناپاک نہ آنے پائے۔ موٹے کپڑے پہنتے۔ جنابت کے موقع پر غسل کرتے۔ حیض والی عورت کے قریب نہ جاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ انتہائی درجہ حق گو بوڑھے تھے۔ بتوں کو چھوڑا تو فرمایا: ''میں رب ابراہیم علیہ السلام کی پرستش کرتا ہوں'' توحید باری تعالیٰ موضوع سخن تھا۔ جب حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری کو اللہ کریم کا خصوصی انعام اور فضل وکرم قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

ترجمہ

(۱) حضور ﷺ دس برس سے زائد عرصہ قریش میں اس امید پر رہے اور تبلیغ کرتے رہے کہ کوئی موافق دوست مل جائے۔ (مگر ایسا نہ ہوا)

(۲) جب آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو اللہ نے اپنے دین کو غلبہ عطا کیا اور آپ ﷺ طیبہ سے خوش اور راضی ہو گئے۔ (طیبہ سے مراد حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق مدینہ منورہ بھی لیا جا سکتا ہے اور طیب خاطر بھی)۔

(۳) اور آپ ﷺ نے ایسا دوست پالیا جس سے آپ ﷺ کو غریب الوطنی باعث اطمینان ہو گئی اور آپ ﷺ کی آمد اللہ تعالیٰ کی جانب سے ظاہر امداد اور معاونت تھی اور ہے۔

(۴) نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے جو کچھ کہا آپ ﷺ بھی ہم سے وہی فرماتے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے (غیب سے) پکارنے والے کو جو جواب دیا اس کی تفصیل بتاتے ہیں۔

(۵) اور ہم جاننے لگے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے، شے ہی نہیں اور جاننے لگے کہ اللہ ہی بہترین ہادی ہے۔

(۶) جن لوگوں نے آپ ﷺ سے دشمنی کی اور آپ ﷺ جس سے دشمنی کا اظہار فرماتے ہیں ہمارا کیسا ہی دوست کیوں نہ ہو، ہم بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ (سبحان اللہ یہ ہے نبی المومید کی شان کا ظہور)۔

(۷) اے بابرکت ہستی! جب بھی میں عبادت گاہ میں جا کر دعا کرتا ہوں، آپ ﷺ سے کہہ دوں؟ میں آپ ﷺ کا نام بہت لیتا ہوں (یقیناً یہ درود ہی تھا، حضور ﷺ پر بکثرت درود تمام دکھوں کا علاج ہے)۔

سواد بن قارب رضی اللہ عنہ

حضرت سواد رضی اللہ عنہ اہل یمن کے اسلام لانے

والوں میں سرفہرست ہیں۔ وقت کے بڑے عالم تھے۔ کہانت اور شاعری میں سب سے زیادہ مشہور تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کے خادم جنّ نے عالم نیم خوابی سے جگایا اور خبر دی کہ لوئ بن غالب میں سے ایک رسول ﷺ مبعوث ہوا ہے جو لوگوں کو خدائے واحد کی عبادت کی طرف بلاتا ہے۔ صاحب بلوغ الادب محمود شکری نے امام ماوردی کی کتاب اعلام النبوت، الاستیعاب اور اصابہ فی احوال الصحابہ کے حوالے سے اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حضرت سواد رضی اللہ عنہ سے اس واقعہ کی تفصیل پوچھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا، ایک دن جب کہ وہ عالم نیم خوابی میں تھے جن نے انہیں ٹھوکر مار کر جگایا اور خبر دی۔

ترجمہ

(۱) مجھے جنّوں پر ان کی تلاش پر اور ان کے پالانوں کے ساتھ اونٹوں کے باندھنے پر تعجب ہوا۔

(۲) یہ ہدایت کی تلاش میں تیزی سے مکہ کی طرف جا رہے ہیں۔ سچے جن جھوٹوں کی طرح نہیں ہوتے۔

(۳) لہٰذا تم بھی کوچ کر کے بنو ہاشم کے چیدہ لوگوں کی طرف چلو ان کے اگلے ان کے پچھلوں کی طرح نہیں ہو سکتے۔ (قرآن حکیم اس نکتے کو السابقون الاولون سے ادا کرتا ہے۔

حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے بتایا انہوں نے اونگھ ہی میں اسے جواب دیا "مجھے چھوڑ دو دوسری رات پھر تیسری رات یہی کچھ ہوا۔ تیسری شب جن کا انداز مختلف تھا۔ سواد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اونٹنی پر پالان ڈالا اور مدینہ المنورہ پہنچا۔

حضور اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ موجود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری عرض سنئے۔ آپ ﷺ کی اجازت سے عرض کیا۔

ترجمہ

(۱) میرا خادم جن سکون چھا جانے اور سوتا پڑ جانے کے بعد میرے پاس آیا اور میں بیان واقعہ میں جھوٹ نہیں بولنے کا۔

(۲) وہ تین راتیں آتا رہا اور ہر رات یہی کہتا کہ لوئ بن غالب میں سے ایک رسول ﷺ تمہارے پاس آیا ہے۔

(۳) لہٰذا میں نے دامن چن لیا اور ایک تیز رفتار اونٹنی مجھے لے کر بیابانوں میں گھس گئی۔

(۴) پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی شے نہیں (کسی کی کوئی حقیقت نہیں) اور یہ کہ آپ ﷺ ہر غائب بات پر لائق اعتماد ہیں (جو امور غیب آپ ﷺ نے بتائے ہیں وحی الٰہی کے مطابق ہیں، اپنے آپ سے نہیں۔

(۵) اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ قریب ترین وسیلہ ہیں تمام انبیائے کرم علیہم السلام میں اللہ تک پہنچنے کا۔ اے ارباب عزت اور پاکیزہ ترین لوگوں کی اولاد!

(۶) اے بہترین مرسل ﷺ! ان باتوں (احکامات) پر عمل کا حکم دیجئے جو اللہ تعالیٰ سے آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں (تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہوں) چاہے ہمارے بال بھی کیوں نہ سفید ہو جائیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 22

فلسطین

انبیاء کی سرزمین

بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنے کا امریکی اعلان امت مسلمہ نے مسترد کر دیا۔

بیت المقدس، یروشلم اس کرہ ارضی کا واحد مقام ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کے لیے حد درجہ تقدس و اہمیت کا حامل ہے، درحقیقت یہ انبیاء و رسل علیہم السّلام کی سرزمین و میراث ہے۔ ہزاروں سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے یہاں سکونت اختیار فرمائی۔ ان کی اولاد میں سے حضرت یعقوب و یوسف علیہم السّلام کا بھی یہی وطن تھا جسے ''کنعان'' بھی کہتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السّلام حضرت سلیمان علیہ السّلام نے حکم خدا سے یہاں عبادت خانہ بنایا جہاں اب مسجد اقصیٰ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اسی سرزمین پہ رہے۔ بیت اللحم یہیں ہے جہاں حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی۔ انہوں نے یہیں مسجد اقصیٰ کو دین کی تبلیغ کا مرکز بنایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الہامی کتب اسی سرزمین پر نازل ہوئیں۔ قرآن مجید کے پندرھویں پارے کی پہلی سورہ مبارکہ اسراء کی پہلی آیت بتاتی ہے کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ حکم خدا سے آئے جہاں مسجد اقصیٰ میں انبیاء نے ان کے پیچھے نماز ادا کی اور اسی مقام سے عرش کی طرف سفر معراج پہ تشریف لے گئے۔

بیت المقدس کے کئی نام ذکر ہوئے ہیں۔ یبوس، یروشلم اور شلیم، ایلیا، بیت ہمیقداش، بیت المقدس، قدس وغیرہ۔ قوم یہود بھی مصر سے آکر یہاں آباد ہوئی مگر ان کی تعداد بہت کم تھی۔ بابل عراق کے بادشاہ بخت نصر نے اس شہر کو تاراج کیا اور یہودیوں کو قتل اور اسیر کیا۔ ایرانی بادشاہ کوروش نے حملہ کیا، یونانیوں، اور رومیوں نے بھی اس سرزمین پر یورش کی۔

بیت المقدس میں عیسائی اور مسلمان تو بکثرت تھے لیکن یہودی بہت ہی کم۔ حضور ﷺ نے قبل از رحلت اس سرزمین کو پرچم اسلام تلے لانے کے لیے 18 سالہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں لشکر روانہ کرنے کا اہتمام فرمایا مگر زندگی نے مہلت نہ دی۔ 15ھ میں مسلمانوں نے بیت المقدس کا نظم و نسق سنبھالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے وہاں کے اہالیان کے لیے جاری کردہ امان نامہ میں واضح کیا کہ یہاں یہودی نہیں رہنے چاہئیں۔

قرآن مجید میں عیسائیوں کی تو کسی حد تک تعریف کی گئی ہے مگر یہودیوں کو مسلمانوں کا سخت دشمن بتایا گیا ہے۔ واضح رہے یہودیت اور صیہونیت میں فرق ہے۔

1945ء میں دوسری جنگ عظیم میں حکومت عثمانی کے زوال کے بعد 1947ء میں برطانیہ و امریکہ کی ملی بھگت سے عالم اسلام کے سینے میں اسرائیل کی شکل میں خنجر گھونپا گیا۔ اس وقت سے اب تک امریکہ اپنی اس ناجائز اولاد کی سرپرستی کر رہا ہے۔ اسی

بقیہ صفحہ نمبر

تذکرہ صالحین

حضرت ابو جعفر

عرینی اندلسی رحمتہ اللہ علیہ

انتخاب فیضان آمنہ

آپ سیدی محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کے مشائخ میں سے ایک ہیں وہ فرماتے ہیں۔ آپ جب علم توحید کے متعلق گفتگو فرماتے تو ان کی باتیں قابل سماع ہوتیں ہمیشہ قبلہ کی طرف باوضو ذکر خداوندی میں مشغول رہتے اور عام طور پر روزہ دار ہوتے، فرنگیوں نے آپ کو قید کر لیا اس کی اطلاع بھی آپ نے پیشگی دے دی تھی آپ نے قفل کے رہنے والوں کو بتایا تھا کل سب لوگ قید ہو جائیں گے صبح دشمن نے حملہ کیا اور سب کو قید کر دیا۔ ایک کرامت ملاحظہ ہو۔

بارش میں بھی خشک رہے

آپ اشبیلیہ میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ قصر کتامہ کے لوگوں کو بارش کی شدید ضرورت ہے آپ وہاں جائیں اور بارش کی دعا مانگیں شاید انہیں اللہ آپ کی دعا سے بارش عطا فرمائے آپ اس بات کے لیے اپنے محمد نامی خادم کو ساتھ لے کر چلے سامنے سمندر حائل تھا اور آٹھ دنوں کی مسافت تھی آپ کے ایک ساتھی نے عرض کیا آپ یہاں ہی دعا فرمادیں آپ نے فرمایا مجھے وہاں جانے کا حکم دیا گیا ہے آپ چل پڑے جب آپ قصر کتامہ کے قریب پہنچے اور شہر سامنے آ گیا تو آپ کو وہاں داخل ہونے سے روک دیا گیا آپ نے شہر والوں کی بے خبری میں ان کے لیے دعا کی اسی وقت اللہ کریم نے بارش عطا فرما دی آپ وہیں سے واپس ہوئے اور شہر میں داخل ہوئے بغیر لوٹ آئے آپ کے ساتھ جانے والے خادم محمد نے بتایا کہ جب اللہ کریم نے بارش نازل فرمائی تو ہمارے دائیں بائیں اور آگے پیچھے بارش برس رہی تھی ہم چلتے جا رہے تھے مگر ہم پر کوئی بوند نہیں پڑ رہی تھی، (روح القدس از امام ابن عربی)

رزق بے حساب

میں نے آپ سے پوچھا کہ آغاز کار میں اللہ کریم سے آپ کا معاملہ کیسا ہوا؟ فرمانے لگے میرے گھر والوں کا سالانہ خرچ آٹھ عدل انجیریں تھیں ایک عدل سورطل (رطل قریباً آدھ سیر) کا ہوتا ہے جب خلوت میں اللہ کریم کا جلیس بنا تو میری بیوی چلائی زبان طعن دراز کی اور کہنے لگی اٹھو، کام کاج کرو اور بچوں کا سارا خرچہ پورا کرو میرا دل بہت کبیدہ ہوا میں نے عرض کیا "اے میرے پروردگار! یہ خاتون آپ کے اور میرے درمیان حائل ہو رہی ہے اور مجھے تھکاتی رہے گی اگر آپ میری ہم جلیسی کو پسند فرماتے ہیں تو مجھے اس غم واندوہ سے راحت دلائیں اور اگر آپ مجھے ہم نشین نہیں بنانا چاہتے تو مجھے بتا دیں۔ فرماتے ہیں کہ میرے اندر حق نے آواز دی: "اے احمد! ہمارا ہم نشین رہ اور کہیں نہ جا، ابھی یہ دن نہیں گزرے گا کہ تیرے پاس بیس عدل (بوریاں) انجریں دو سالوں کے خرچہ کے لیے پہنچ جائیں گی"۔ ابھی ایک ساعت بھی نہیں گزری تھی کہ ایک آدمی اپنے کندھے پر ہدیہ کے طور پر ایک عدل انجیریں اٹھا کر مجھے پکار رہا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا بیس میں سے ایک تو مل گئی

،ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ بیس بوریاں اور میرے پاس پہنچ چکی تھیں بیگم صاحبہ اور بچے خوش ہو گئے، خاتون نے میرا شکریہ ادا کیا اور خوش ہو گئی۔

میں (ابن عربی) نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ اپنے دوست اور پسندیدہ شخص ابو عبداللہ خیاط المعروف عصاد اور ان کے بھائی ابوالعباس احمد حریری کے گھر پڑھی، امام نے قرأت میں سورۃ عم یتساءلون کی تلاوت کی جب انہوں نے پڑھا: الم نجعل لارض مھدا ہ و لجبال اوتادا ہ (النباء) (کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ کیا) تو میں امام کی قرأت سے یوں غائب ہوا کہ میں نے کچھ بھی نہ سنا میں نے اس دوران اپنے شیخ ابو جعفر مذکور کو یہ کہتے سنا مہاد سے مراد عالم اور اوتاد رسول ہیں یہ سن کر خود فراموشی سے خود آگاہی کی طرف پلٹا۔ مگر اس وقت تک امام یہاں تک پڑھ چکے تھے: وقال صوابا ہ ذلک الیوم الحق (النباء) (اور اس نے ٹھیک بات کہی) جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ سے پوچھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ ان کے دل کے کھٹکے تھے جو مشاہدہ کر رہا تھا۔

ایک شخص نے آپ کو ذبح کرنے کیلئے لٹا دیا چھری اس کے ہاتھ میں تھی حضرت خود اس کے آگے گردن پھیلا رہے تھے آپ کے ساتھیوں نے اسے پکڑنا چاہا تا کہ ذبح نہ کر سکے آپ نے انہیں کہا جس کا اسے امر ہے کرنے دو، وہ چھری گردن پر چلانے کے لیے پکڑتا مگر اللہ چھری کو اس کے ہاتھ میں گھما دیتا اس نے چھری پھینک دی اور توبہ کرتے ہوئے خود کو ان کے سامنے پھینک دیا (یہ سب واقعات سیدی محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب روح القدس میں بیان فرمائے ہیں)۔

اقتباس از: جامع کرامات اولیاء جلد نمبر ۲

بقیہ انبیاء کی سرزمین ..... فلسطین

بنا پر بیت المقدس کو اسرائیلی دارالحکومت تسلیم کرنے کے ٹرمپ کے حالیہ فتنہ انگیز اعلان کو مظلوم فلسطینیوں کے قاتل اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے اسرائیل کے قیام جتنا اہم قرار دیا ہے۔

ٹرمپ کی اس شر انگیزی پر عرب ممالک کا ردعمل حوصلہ افزا ہے۔ کاش یہی اسلامی وحدت کی بنیاد بن سکے۔ زبان اور مسلک کی بنیاد پر بھی فلسطین کی حمایت امیر عرب حکمرانوں کا حق تھا جو انہوں نے ادا نہیں کیا۔ اگر یہ ممالک فلسطین کا ساتھ دیتے تو ٹرمپ کو یہ جرات نہ ہوتی۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے پیسہ سے امریکہ نے عرب ریاستوں کو ایک ایسے اسلحہ خانہ میں بدل دیا جس سے اسرائیل کو کوئی خطرہ نہیں۔ 40 اسلامی ملکی فوجی اتحاد نے کشمیر، فلسطین و برما کے مظلوم مسلمانوں کی مدد بجائے اپنے اسلامی ملک یمن کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اقوام متحدہ کے مطابق یمن جنگ کے نتیجہ میں 50 ہزار بچے جان گنوا چکے۔ ہزاروں مہلک امراض، کم خوراکی کا شکار ہیں۔ ہر دس منٹ بعد ایک بچہ موت کی آغوش میں جا رہا ہے۔

امریکی جسارت پر جس طرح بین الاقوامی ردعمل ہوا ہے اس سے اسلامی ممالک کو بہت سہارا ملا ہے۔ 40 ملکی اتحاد میں پاکستان کی بہت اہمیت ہے۔ اس موقع پر مذکورہ اتحاد کو بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ یمن کی جنگ ختم کر کے امریکہ، اسرائیل کو واضح پیغام دینا چاہیے۔ جنرل راحیل شریف اپنا تاریخی کردار ادا کر کے بلاشبہ اسلامی دنیا کے ہیرو بن سکتے ہیں۔ ایسے مواقع کے بارے میں قرآن میں وعدہ الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اور ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔

تذکرہ صالحات

حضرت اُمِّ ھانی رضی اللہ عنہا

انتخاب: سیف اللہ چاچڑ
ایڈمن ابرھان انٹرنیشنل

نام ونسب

فاختہ نام، ام ہانی کنیت، ابو طالب عم رسول ﷺ کی دختر تھیں ماں کا نام فاطمہ بنت اسد تھا، اس بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہا حقیقی بہن بھائی ہیں۔

نکاح

ہبیرہ بن عمرو (بن عائذ) مخزومی سے نکاح ہوا۔

اسلام

سن آٹھ ہجری میں جب مکہ فتح ہوا۔ مسلمان ہوئیں، آپ نے اس روز ان کے مکان میں غسل کیا تھا، اور چاشت کی نماز پڑھی تھی، انہوں نے اپنے دو عزیزوں کو جو مشرک تھے پناہ دی تھی نبی کریم ﷺ نے بھی ان کو پناہ دی (مسند ج6 ص 342) ان کا شوہر ہبیرہ فتح مکہ میں نجران بھاگ گیا تھا۔

وفات

ترمذی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہیں تہذیب میں ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں انتقال کیا۔

اولاد

حسب ذیل اولاد چھوڑی، عمرو، ہانی، یوسف، جعدہ

فضل وکمال

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے چھیالیس حدیثیں مروی ہیں، جن کے روای حسب ذیل ہیں۔ جعدہ، یحییٰ، ہارون، ابو مرہ، ابو صالح، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حارث بن نوفل، ابن ابی لیلی، مجاہد، عروہ، عبداللہ بن عیاشی، شعبی، عطاء، کریب، محمد بن عقبہ۔

نبی کریم ﷺ سے کبھی کبھی مسائل دریافت کرتی تھیں، جن سے ان کی فقہ دانی کا پتہ چلتا ہے، ایک مرتبہ اس آیت کی تفسیر پوچھی تھی۔ وتاتون فی نادیکم المنکر، (مسند ج6 ص 341)۔

اخلاق

نبی کریم ﷺ سے ان کو جو عقیدت تھی وہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ فتح مکہ کے زمانہ میں ان کے مکان پر تشریف لائے اور شربت نوش فرمایا، اس کے بعد ان کو دیا انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں لیکن آپ کا جھوٹا واپس نہیں کرنا چاہتی ہوں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے پی لیا اور پھر خود ہی عرض کیا

یارسول اللہ ﷺ میں روزہ سے ہوں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر روزہ رمضان کی قضا کا ہے تو کسی دوسرے دن یہ روزہ رکھ لینا اور اگر محض نفل ہے تو اس کی قضا کرنے نہ کرنے کا تم کو اختیار ہے۔ (ایضاً 341 تا 344)

نبی کریم ﷺ کو بھی ان سے بہت محبت تھی، ایک مرتبہ فرمایا، ام ہانی! بکری لے لو اور یہ بڑی خیر و برکت کی چیز ہے۔

ایک مرتبہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ میں اب بوڑھی ہوگئی ہوں اور چلنے پھرنے میں ضعف معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ایسا عمل بتایا جائے جس کو بیٹھے بیٹھے انجام دے سکوں، آپ نے ایک وظیفہ بتلایا فرمایا کہ سبحان اللہ ایک سو مرتبہ الحمد للہ ایک سو مرتبہ، اللہ اکبر ایک سو مرتبہ اور لا الہ اللہ ایک سو مرتبہ کہہ لیا کرو۔

حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا

نام و نسب

فاطمہ رضی اللہ عنہا نام، ام جمیل کنیت، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔

نکاح

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید سے نکاح ہوا۔

اسلام

اور انہی کے ساتھ مسلمان ہوئیں۔ یہ اوائل اسلام کا واقعہ ہے۔ ان کے کچھ دنوں بعد ہی ان کے بھائی، یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، اور انہی کے سبب سے ہوئے، اس کا قصہ جیسا کہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس جا رہے تھے راہ میں ایک مخزومی صحابی سے ملاقات ہوئی، پوچھا کہ تم نے اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر محمد (ﷺ) کا مذہب اختیار کر لیا؟ بولے ہاں، لیکن پہلے گھر کی خبر لو، تمہارے بہنوئی اور بہن نے بھی محمد (ﷺ) کا مذہب قبول کر لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے بہن کے گھر پہنچے، دروازہ بند تھا اور وہ قرآن پڑھ رہی تھیں، ان کی آہٹ پا کر چپ ہوگئیں اور قرآن کے اجزاء چھپا دیئے لیکن آواز ان کے کان میں پڑھ چکی تھی، پوچھا کہ یہ آواز کیسی تھی؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں، بولے میں سن چکا ہوں کہ تم دونوں مرتد ہوگئے ہو۔ یہ کہہ کر بہنوئی سے دست و گریباں ہوگئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بچانے کو آئیں تو ان کی بھی خبر لی، بال گھسیٹے اور اس قدر مارا کہ ان کا بدن لہولہان ہوگیا۔ اسی حالت میں ان کی زبان سے نکلا۔ عمر! جو ہو سکے کر و لیکن اب اسلام دل سے نہیں نکل سکتا ان الفاظ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خاص اثر کیا، بہن کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھا، ان کے بدن سے خون جاری تھا، یہ دیکھ کر اور بھی رقت ہوئی، فرمایا کہ تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھ کو بھی سناؤ، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کے اجزاء لا کر سامنے رکھ دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھتے جاتے تھے اور ان پر رعب چھاتا جا رہا تھا یہاں تک کہ ایک آیت پر پہنچ کر پکار اٹھے۔ اشھد ان لا الہ اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ (اصابہ ج 8 ص 161 واسد الغابہ ج 4 ص 54)۔

ہجرت

اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کی۔

وفات

وفات کا سن اور مہینہ معلوم نہیں۔

اولاد

ایک لڑکا چھوڑا، عبدالرحمٰن نام تھا۔

بقیہ تفہیم المسائل

جواب: نماز وتر کی تیسری رکعت میں دعا پڑھنا واجب ہے اور کسی بھی دعا کے پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا (شامی)، جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکتا ہو وہ "ربنا اتنا فی الدنیا" پڑھے، علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں۔ ترجمہ: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ کہے "ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ" (آخر تک) اور فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں: وہ تین مرتبہ "اللھم اغفرلی" کہے اور بعض نے کہا ہے کہ تین مرتبہ "یارب" کہے۔ "ذخیرہ" میں بھی اسے ذکر کیا ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 2، ص 385، دار حیاء التراث العربی، بیروت)"۔ تاہم اس دوران دعائے قنوت یاد کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ نماز وتر کے اجر کامل سے محروم نہ رہیں۔

بقیہ مسمی کے چھلکے اور بیج

بیر! میٹھا میوہ! کمزوری بھگائے، قوت لائے

بیر ایک مشہور و معروف پھل ہے جسے بچے، بوڑھے اور جوان سبھی بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ لاعلمی کے باعث عوام الناس اسے صرف ایک معمولی سا پھل اور بچوں کی پسندیدہ چیز سمجھتے ہیں اور انہیں اس امر کا اندازہ ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بظاہر عام اور معمولی سے پھل میں کس قدر کیسے کیسے طبی و صحت بخش فوائد سمو رکھے ہیں۔ بیر کے چند ایک اہم ترین شفائی اور صحت بخش افادات کی ایک مختصر سی جھلک حسب ذیل ہے۔

بیری کے پتوں کے جوشاندے سے اگر سر کو دھویا جائے تو اس سے بالوں کو خاطر خواہ قوت و توانائی میسر آسکتی ہے۔ دستوں اور پیچش کے عوارض میں بیر کو بھون کر کھانا چاہیے۔ اگر جنگلی بیری کی جڑ بقدر ایک تولہ لے کر اس میں پانچ سات سیاہ مرچ پانی میں گھوٹ کر کھایا جائے تو یہ مروڑ اور پیچش کے عوارض میں ایک معیاری اور مفید دوا کا کام دیتے ہیں۔ الکیموس کی اصلاح کرنے میں لاجواب چیز ثابت ہوتی ہے۔ ایسا ورم جو بسبب گرمی جو گرم اثرات والے امراض کے باعث ہو گیا ہو۔ اس پر اس کے پتوں کا لیپ کرنا مسیحائی اثرات کا حامل ہے۔ تشنگی کو دور کرنے کیلئے مفید ہے۔ اگر جسم میں خلطِ سفرا کا جوش اور تیزی ہو یا خون جوش مارتا ہو تو ایسی حالت میں بیر کا استعمال تسکین کا موجب ہے۔ نوٹ بیر بہت زیادہ مقدار میں نہیں کھانے چاہئیں نیز اس کے کھانے کے بعد پانی ہرگز نہیں پینا چاہیے۔

شجرہ نسب

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: امجد علی

امام شریعت وطریقت، غوث الوریٰ، غوث الثقلین، غوث العالمین، امام الاولیاء محی الدین حضور سیدنا غوث اعظم کا اسم مبارک "عبد القادر" ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اسلم مبارک سیدہ ام الخیر امۃ الجبار رحمۃ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سید ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب پدری یہ ہے۔

- حضور سیدنا غوث اعظم
- حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید داؤد رحمۃ اللہ علیہ
- بن سید حضرت موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
- بن سید حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
- بن سید موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام حسن ثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ
- بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مادری یہ ہے

حضور سیدنا غوث اعظم

- حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سیدہ ام الخیر امۃ الجبار رحمۃ اللہ علیہا
- بنت حضرت سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید ابو جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید محمود رحمۃ اللہ علیہ
- بن سید ابی العطاء عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید کمال الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید علاؤ الدین محمد الجواد رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ
- بن حضرت سید امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ

بقیہ صفحہ نمبر 19

محمد فضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق

غیبت کی تعریف

اپنے مسلمان بھائی کی ایسی بات جو اس کے سامنے کی جائے تو اسے ناگوار گزرے اگر وہی بات اس کی پیٹھ پیچھے کی جائے تو اسے غیبت کہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جس کے ذکر کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ پوچھا گیا یہ بتائیں اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جس کو میں بیان کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو عیب بیان کر رہے ہو وہ عیب اس میں ہو جب ہی تو وہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ عیب نہ ہو تو پھر وہ بہتان ہے۔

(صحیح مسلم راقم الحدیث: ۲۵۷۹، سنن ابی داؤد رقم الحدیث: ۴۸۷۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے پیتل کے ناخن تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۸۷۸)

غیبت کی مذمت کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا غیبت سے بچ کر رہو اس لئے کہ غیبت زنا سے بھی سخت جرم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا غیبت کرنا زنا سے زیادہ برا کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک مغفرت نہیں ہوتی حتیٰ کہ جس کی غیبت کی ہے وہ اسے معاف نہ کر دے۔

(مشکوٰۃ رقم الحدیث: ۴۸۷۴)

قرآن کریم میں مذمت

"اور دوسروں کی غیبت نہ کیا کرو تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تمہیں یہ گوارا نہ ہوگا"۔

(سورۃ الحجرات: ۱۲)

حکایت

حضرت عمر بن دینار (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص کی بہن مدینہ منورہ کی طرف رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوگئی اس کا بھائی روزانہ اس کی عیادت کرنے کے لیے جاتا تھا کہ آخر کار وہ فوت ہوگئی۔ اسے قبر میں دفن کر دیا گیا۔ دفن کر کے

لوٹے تو بھائی کو یاد آیا کہ اس کی ایک تھیلی قبر میں رہ گئی ہے اس نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو اپنے ساتھ لیا اور دونوں قبر کے پاس گئے قبر کو جب کھولا تو ڈر کے مارے پیچھے ہٹ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ قبر میں ہر طرف آگ ہی آگ لگی ہوئی تھی، پس وہ جب گھر آیا تو اپنی والدہ سے پوچھا کہ میری بہن کیا کرتی تھی تو والدہ نے بتایا کہ وہ سارا دن ایک دوسرے کی غیبت کرتی تھی تو پتہ چلا کہ اس کی قبر میں آنے والے عذاب کی وجہ سے صرف غیبت ہی ٹھہری اس لیے ہمیں غیبت سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

بدگمانی کی تعریف

بدکا معنی ہے برا اور گمان ہر وہ خیال جو کسی ظاہری نشانی سے حاصل ہوتا ہے اسے گمان کہتے ہیں اس کو ظن بھی کہتے ہیں۔

بدگمانی کی مذمت کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بیشک بعض گمان گناہ ہیں''

(صحیح بخاری، کتاب النکاح، ۱۴۳۳ص ۴۴۶)

علمائے کرام نے یہ کہا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں گمان کی ممانعت سے مراد بدگمانی سے منع کرنا ہے اور کسی پر تہمت لگانے سے منع کرنا ہے مثلاً کوئی شخص بغیر کسی قوی دلیل کے اور بغیر کسی سبب موجب کے یہ گمان کرے کہ وہ شراب پیتا ہے یا زنا کرتا ہے یا اور کوئی بے حیائی کا کام کرتا ہے یعنی ایسے ہی کسی کے دل میں خیال آجائے کہ فلاں برا کام کرتا ہے تو یہ بدگمانی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم گمان کرنے سے بچو کیونکہ گمان کرنا سب سے جھوٹی بات ہے اور تجسس نہ کرو اور (کسی کے حالات جاننے کیلئے) تفتیش نہ کرو اور کسی سے حسد نہ کرو نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو اور نہ کسی سے بغض رکھو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک روایت میں ہے اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی کو چھوڑے رکھے۔''

(ابو داؤد حدیث نمبر ۴۹۱۷، صحیح بخاری رقم الحدیث: ۲۰۶۵، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۵۵۹)

حافظ یوسف بن عبداللہ عبدالبر مالکی متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے خون اور اس کی عزت اور اس کی جان کو حرام کر دیا ہے اور فرمایا مسلمانوں کے متعلق خیر کے سوا اور کوئی گمان نہ کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان شخص کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات سن کر اس کے متعلق بدگمانی کرے جب کہ اس کی بات کا کوئی نیک محل نکل سکتا ہو۔

(تبیان القرآن ج ۱۱ ص ۲۹۸)

امام محمد بن محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ لکھتے ہیں کہ شیطان آدمی کے دل میں بدگمانی ڈالتا ہے تو مسلمان کو چاہیے کہ وہ شیطان کی تصدیق نہ کرے اور اس کو خوش نہ کرے حتیٰ کہ اگر کسی کے منہ سے شراب کی بو آرہی ہو تو پھر بھی اس پر حد لگانا جائز نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے اس نے شراب کا ایک گھونٹ پی کر کلی کر دی ہو یا کسی نے اس کو جبراً شراب پلا دی ہو اور اس کا احتمال ہے تو وہ

دل سے بدگمانی کی تصدیق کر کے شیطان کو خوش نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر مسلمان کے خون کو اس کے مال اور اس کے متعلق بدگمانی کو حرام کر دیا ہے۔ اس لیے جب تک وہ خود کسی چیز کا مشاہدہ نہ کرے، یا اس پر دو نیک گواہ قائم نہ ہو جائیں اس وقت تک مسلمان کے متعلق بدگمانی کرنا جائز نہیں ہے اور جب اس طرح نہ ہو اور شیطان تمہارے دل میں کسی مسلمان کے متعلق بدگمانی کا وسوسہ ڈالے تو تم اس وسوسہ کو دور کرو اور اس پر جمے رہو کہ اس کا حال تم سے مستور ہے اور اس شخص کے حق میں نیکی پر قائم رہنے اور گناہ سے باز رہنے کی دعا کرو اور شیطان کو ناکام اور نامراد کر کے اس کو غضب میں لاؤ۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۳۵ بیروت)

AHMAD FEBRICS
& BOUTIQUE
احمد فیبرکس اینڈ بوتیک
ہول سیل ڈیلر
ہر قسم کے برینڈ کی لیڈیز فینسی ورائٹی دستیاب ہے
سفیان احمد 0322-8666263
برہان احمد 0323-6093866
یونس سنٹر دوکان نمبر 3/4 العزیز سٹریٹ
بالمقابل مدینہ سنٹر فیکٹری ایریا فیصل آباد

بقیہ راستے کے آداب

خدایا! میں تجھ سے اس بازار کی بھلائی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، خدایا! تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں میں جھوٹی قسم کھا بیٹھوں یا ٹوٹے کا کوئی سودا کر بیٹھوں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے، خدا اس کے حساب میں دس لاکھ نیکیاں درج فرمائے گا۔ دس لاکھ خطائیں معاف فرما دے گا۔ اور دس لاکھ درجات بلند کر دے گا۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(ترمذی)

”خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اقتدار اسی کا ہے، وہی شکر و تعریف کا مستحق ہے، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ زندہ و جاوید ہے اس کے لیے موت نہیں، ساری بھلائی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“۔

بہلول دانا کی باتیں

سب کچھ جاننے کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے تیر اثر تحریر

کہتے ہیں ایک بار عراق کے ممتاز صوفی بزرگ، شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سفر کے ارادے سے بغداد روانہ ہوئے۔ حضرت شیخ کے کچھ مرید ساتھ تھے۔ شیخ نے مریدوں سے پوچھا: ''تم لوگوں کو بہلول کا حال معلوم ہے؟''

لوگوں نے کہا: ''حضرت! وہ تو ایک دیوانہ ہے۔ آپ اس سے مل کر کیا کریں گے؟''

شیخ نے جواب دیا ''ذرا بہلول کو تلاش کرو۔ مجھے اس سے کام ہے''۔

مریدوں نے شیخ کے حکم کی تعمیل اپنے لیے سعادت سمجھی۔ تھوڑی جستجو کے بعد ایک صحرا میں بہلول کو ڈھونڈ نکالا اور شیخ کو اپنے ساتھ لے کر وہاں پہنچے۔ شیخ، بہلول کے سامنے گئے تو دیکھا کہ بہلول سر کے نیچے ایک اینٹ رکھے ہوئے دراز ہیں۔ شیخ نے سلام کیا تو بہلول نے جواب دے کر پوچھا ''تم کون ہو'' ''میں جنید بغدادی''۔

''تو اے ابوالقاسم! تم ہی وہ شیخ بغدادی ہو جو لوگوں کو بزرگوں کی باتیں سکھاتے ہو؟''

''جی ہاں، کوشش تو کرتا ہوں۔''

''اچھا تو تم اپنے کھانے کا طریقہ تو جانتے ہی ہو گے؟''

''کیوں نہیں، بسم اللہ پڑھتا ہوں اور اپنے سامنے رکھی چیز کھاتا ہوں، چھوٹا نوالہ بناتا ہوں، آہستہ آہستہ چباتا ہوں، دوسروں کے نوالوں پر نظر نہیں ڈالتا اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا''۔

پھر دوبارہ کہا ''جو لقمہ بھی کھاتا ہوں، الحمد للہ کہتا ہوں۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوتا ہوں''۔

یہ سن کر بہلول اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا دامن شیخ جنید کی طرف جھٹک دیا۔ پھر ان سے کہا: ''تم انسانوں کے پیرو مرشد بننا چاہتے ہو اور حال یہ ہے کہ اب تک کھانے پینے کا طریقہ بھی نہیں جانتے''۔

یہ کہہ کر بہلول نے اپنا راستہ لیا۔ شیخ کے مریدوں نے کہا: ''یا حضرت! یہ شخص تو دیوانہ ہے''۔

''ہاں! دیوانہ تو ہے مگر اپنے کام کیلئے ہوشیاروں کے بھی کان کاٹتا ہے۔ اس سے سچی بات سننا چاہیے۔ آؤ، اس کے پیچھے چلیں۔ مجھے اس سے کام ہے''۔

بہلول ایک ویرانے میں پہنچ کر ایک جگہ بیٹھ گئے۔ شیخ بغدادی ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے شیخ سے پھر یہ سوال کیا: ''کون ہو تم؟''

''میں ہوں بغدادی شیخ! جو کھانا کھانے کا طریقہ نہیں جانتا''۔

بہلول نے کہا: ''خیر تم کھانا کھانے کے آداب سے

ناواقف ہو تو گفتگو کا طریقہ جانتے ہی ہو گے؟''

شیخ نے جواب دیا: ''جی ہاں جانتا تو ہوں''۔

''تو بتاؤ، کس طرح بات کرتے ہو''

''میں ہر بات ایک اندازے کے مطابق کرتا ہوں۔ بے موقع اور بے حساب نہیں بولے جاتا۔ سننے والوں کی سمجھ کا اندازہ کر کے خلق خدا کو اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ یہ خیال رکھتا ہوں کہ اتنی باتیں نہ کہوں کہ لوگ مجھ سے بیزار ہو جائیں۔ باطنی اور ظاہری علوم کے نکتے نظر میں رکھتا ہوں'' اس کے ساتھ گفتگو کے آداب سے متعلق کچھ اور باتیں بھی بیان کیں۔

بہلول نے کہا: ''کھانا کھانے کے آداب تو ایک طرف رہے۔ تمہیں تو بات کرنے کا ڈھنگ بھی نہیں آتا''۔ پھر شیخ سے منہ پھیرا اور ایک طرف چل دیے۔

مریدوں سے خاموش نہ رہا گیا۔ انہوں نے کہا: ''یا حضرت! یہ شخص تو دیوانہ ہے۔ آپ دیوانے سے بھلا کیا توقع رکھتے ہیں؟''

''بھئی! مجھے تو اس سے کام ہے۔ تم لوگ نہیں سمجھ سکتے۔'' اس کے بعد شیخ نے پھر بہلول کا پیچھا کیا''۔

بہلول نے مڑ کر دیکھا اور کہا کہ تمہیں کھانا کھانے اور بات کرنے کے آداب نہیں معلوم۔ سونے کا طریقہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا؟''

شیخ نے کہا: جی ہاں! معلوم ہے''۔

''اچھا بتاؤ، تم کس طرح سوتے ہو؟''

''جب میں عشاء کی نماز اور درود و وظائف سے فارغ ہوتا ہوں تو سونے کے کمرے میں چلا جاتا ہوں۔'' یہ کہہ کر شیخ نے سونے کے وہ آداب بیان کئے جو انہیں بزرگان دین کی تعلیم سے حاصل ہوئے تھے۔

بہلول نے کہا: ''معلوم ہوا کہ سونے کے آداب بھی نہیں جانتے''۔

یہ کہہ کر بہلول نے جانا چاہا تو حضرت جنید بغدادی نے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا: ''اے حضرت میں نہیں جانتا اللہ کے واسطے تم ہی مجھے سکھا دو''۔

کچھ دیر بعد بہلول نے کہا: ''میاں! یہ جتنی باتیں تم نے کہیں، سب بعد کی چیزیں ہیں۔ اصل بات مجھ سے سنو۔ کھانے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے حلال کی روزی ہونی چاہیے۔ اگر غذا میں حرام کی آمیزش (ملاوٹ) ہو جائے تو جو آداب تم نے بیان کئے، ان کے برتنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا اور دل روشن ہونے کے بجائے اور تاریک ہو جائے گا''۔

شیخ جنید نے بے ساختہ کہا: جزاک اللہ خیراً''۔

(اللہ تمہارا بھلا کرے)

پھر بہلول نے بتایا: ''گفتگو کرتے وقت سب سے پہلے دل کا پاک ہونا اور نیت کا صاف ہونا ضروری ہے اور اس کا بھی خیال رہے کہ جو بات کہی جائے، اللہ کی رضامندی کے لیے ہو۔ اگر کوئی غرض یا دنیاوی مطلب کا لگاؤ یا بات فضول قسم کی ہو گی تو خواہ کتنے ہی اچھے الفاظ میں کہی جائے گی، تمہارے لیے وبال بن جائے گی، اس لیے ایسے کلام سے خاموشی بہتر ہے''۔

پھر سونے کے متعلق بتایا: ''اسی طرح سونے سے متعلق جو کچھ تم نے کہا وہ بھی اصل مقصود نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تم سونے لگو تو تمہارا دل بغض، کینہ اور حسد سے خالی ہو، تمہارے دل میں دنیا اور مال دنیا کی محبت نہ ہو اور نیند آنے تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہو''۔

بہلول کی بات ختم ہوتے ہی حضرت جنید بغدادی نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ان کے لیے دعا کی۔ شیخ جنید کے مرید یہ منظر دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر حیران رہ گئے۔ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا اور آخر یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی کہ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جو بات نہیں جانتا ہو، اسے سیکھنے میں ذرا بھی نہ شرمائے۔

حضرت جنید اور بہلول دانا کے اس واقعے سے سب سے بڑا سبق یہی حاصل ہوتا ہے کہ کچھ نہ جاننے پر بھی دل میں یہ جاننا کہ ہم بہت کچھ جانتے ہیں، بہت نقصان پہنچانے والی بات ہے۔ اس سے اصلاح اور ترقی کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور انسان گمراہی میں پھنسا رہ جاتا ہے۔

بقیہ شجرہ نسب حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

بن حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

بن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اولیاء اللہ کا خاندان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ ماجدہ، پھوپھی، بھائی، صاحبزادگان سب اولیاء اللہ ہوئے اور تمام حضرات صاحب کشف و کرامت تھے۔

بقیہ اونٹنی کا دودھ

اونٹنی کا دودھ قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے کیونکہ اس میں انسولین کی خاصی مقدار ہوتی ہے، جو گائے کے دودھ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ انسولین ایک ہارمون ہے جو زیابیطس کے مریضوں میں کم مقدار میں بنتا ہے اور انہیں یہ ہارمون ادویہ کی شکل میں لینا پڑتا ہے۔ زیابیطس کے مریضوں میں اونٹنی کا دودھ ایک شافی علاج کے طور پر اکسیر ہے۔ زمانہ قدیم سے ہندوستان میں آیورویدک طریق علاج کے طور پر اونٹنی کا دودھ یرقان، اطحال طحلی، دق، دمے اور بواسیر کے امراض کے علاج میں دوا کے طور پر استعمال ہوتا آرہا ہے، اونٹنی کے دودھ میں پائے جانے والے غذائیت بخش اجزاء میں سب سے اہم لیکٹو فلاون ہے جو یرقان کے مریضوں میں جگر کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مفید ہے۔

یرقان اور جگر کے سرطان میں جگر کی کارکردگی بہت کمزور ہو جاتی ہے اس صورت میں اونٹنی کا دودھ جگر کی نشوونما اور اس کو کارآمد بنانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں کولیسٹرول مناسب مقدار میں پایا جاتا ہے جو دل کے امراض میں مبتلا افراد کے لیے اچھا غذائی متبادل ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں دق کا جرثومی نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ جب کہ گائے اور بھینس کے دودھ میں یہ پایا جاتا ہے۔ اگر اونٹنی کا دودھ غذائی متبادل کے طور پر پیا جائے تو اس سے اس مہلک اور متعدی مرض سے بچا جا سکتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ ایک بہترین قبض کشاء دوا کے طور پر بھی پیا جاتا ہے۔ یہ دودھ اگر بیمار آدمی کو پلایا جائے تو اس سے نہ صرف وہ شفایاب ہو جائے گا، بلکہ وہ دودھ اس کی ہڈیوں کی بڑھوتری میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

تفہیم المسائل

مقدس اوراق کی حرمت اور انہیں دوبارہ کارآمد بنانے کا جواز

مفتی منیب الرحمٰن

سوال: پاکستان میں اخبار پڑھنے کے علاوہ ردی اور صفائی وغیرہ کے کاموں میں بھی استعمال ہوتا ہے، اخبار کے صفحات پر قرآنی آیات اور احادیث بھی درج ہوتی ہیں۔ اخبار کے غیر ضروری استعمال سے قرآنی آیات کی بے حرمتی ہوتی ہے، کیا اخبارات میں قرآنی آیات دینا جائز ہے؟

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی تکریم ہر مومن پر لازم ہے، بلکہ اس کے ایک ایک حرف کی تعظیم لازمی ہے اور کسی بھی قسم کی دانستہ بے حرمتی ایمان سے محروم ہونے کا سبب ہے۔ بلکہ مصحف کے علاوہ کہیں بھی اور کسی بھی چیز پر قرآنی آیات تحریر ہو اس کا بھی ادب اور تعظیم لازمی ہے اور بے وضو انہیں ہاتھ لگانا ناجائز ہے۔

اخبارات میں درج قرآنی آیات کا بھی یہی حکم ہے۔ اخبارات میں قرآنی آیات شائع نہیں کرنی چاہئیں، ضرورت کے تحت آیات کے تراجم اور مفہوم پر اکتفا کیا جائے اور اس کے بھی احترام کی ہدایت درج کی جائے۔ ایسا کاغذ جس پر آیاتِ قرآنی، اسمائے الٰہی وغیرہ درج ہوں، انہیں کسی دوسرے مقصد کیلئے استعمال کرنا یا ان کی پڑیا وغیرہ بنانا مکروہ ہے، علامہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ترجمہ ''جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا نام مبارک درج ہو، اس میں کوئی چیز رکھنا (خلاف ادب ہونے کی بنا پر) مکروہ ہے، خواہ تحریر اس کاغذ کے اندر (کی جانب) ہو یا باہر درج ہو، تھیلی پر اسمائے الٰہی لکھے ہوں، اس میں روپیہ رکھنا مکروہ نہیں ہے، جیسا کہ ''ملتقط'' میں آگے چل کر لکھتے ہیں ایسا کاغذ جس پر فقہی مسائل درج ہوں، ان میں کسی چیز کو لپیٹنا جائز نہیں ہے اور جس چیز پر علم الکلام (یعنی عقائد کے مسائل) درج ہوں، اس میں تو بطریق اولیٰ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری)

کیونکہ علم العقائد کی کتابوں میں لازماً اللہ تعالیٰ، انبیائے کرام علیہم السلام قرآن وحدیث اور دیگر مقدسات کے حوالے آتے ہیں۔ اس سلسلے میں ضروری امور یہ ہیں۔

(الف) عام مشاہدہ یہ ہے کہ اخبارات و جرائد میں درج آیات قرآنی یا ان کے تراجم، اسمائے مبارکہ کی بے حرمتی معمول بن گئی ہے۔ حکومت، اخباری اداروں اور عام مسلمانوں کو اس سنگینی کا پورا پورا احساس کرنا چاہیے، عوامی سطح پر زیادہ سے زیادہ شعور اجاگر کیا جائے اور قرآنی آیات کے احترام کی بابت مسلسل اور نمایاں طور پر تشہیر کی جاتی رہے۔

(ب) سرکاری سطح پر مقدس اوراق کی حفاظت کے لیے مساجد، رفاہی اداروں اور عام شاہراہوں پر جگہ جگہ کنستر رکھوا دیئے جائیں اور عوام کو ہدایت کی جائے کہ جس کو بھی کسی جگہ ایسا قابل

احترام کا غذ پڑا ہوا ملے، اسے ان ڈبوں میں محفوظ کر دیا جائے اور مناسب وقت پر ان کے خالی کرانے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بہت سی انجمنیں انفرادی طور پر یہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں ان کی سرپرستی کر کے اس کام میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

(ج) ایسے کاغذات کو تلف کرنے کی مختلف صورتوں مثلاً زمین میں دفن کرنے یا بہتے ہوئے پانی یا سمندر میں ڈال دینے یا کیمیکل سے ان کی روشنائی اور تحریر مٹانے کے بعد بقیہ اوراق کو جلا دینے کو فقہا نے جائز قرار دیا ہے۔ زمین میں دفن کرنے کی صورت میں لحد بنائی جائے یا گڑھے میں ڈال کر اس کے اوپر چھت ڈال دی جائے۔ موجودہ دور میں بہترین صورت یہ ہے کہ کیمیکل کے ذریعے مطبوعہ حروف کو مٹا دیا جائے اور اس کیمیکل سیال مادے کو کسی گہرے گڑھے میں بہا دیا جائے۔ اس طرح جو کچھ باقی بچے گا، وہ کاغذ نہیں رہے گا، بلکہ گودے کی شکل میں ہوگا، اس کی ماہیت بدل جائے گی، اس کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ ماہیت کے بدل جانے کے بعد چیز کا حکم بھی بدل جاتا ہے، لہٰذا اب وہ اوراق قرآنی نہیں ہیں۔ پس انہیں دوبارہ کارآمد بنا کر یعنی ری سائیکلنگ کر کے کام میں لایا جاسکتا ہے، خواہ اس سے کاغذ بنایا جائے یا گتا بنایا جائے یا کوئی اور چیز، الغرض ری سائیکلنگ کے بعد اس کا استعمال جائز ہے، اس کے لیے تفصیلی اور مدلل فتویٰ ہمارے مجموعہ فتاویٰ ''تفہیم المسائل'' جلد ششم، ص 480 میں موجود ہے اہل علم اور فہم دین میں دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کا مطالعہ فرمائیں۔

نکاح پر نکاح کا حکم

سوال: اگر کسی لڑکی یا عورت کا دوسرا نکاح کروا دیا جائے اور وہ پہلے سے کسی کے نکاح میں ہو، شرعی اعتبار سے اس کا کون سا نکاح صحیح ہے؟ نیز جن لوگوں نے لڑکی کی رضا مندی کے بغیر زبردستی دوسرا نکاح کروا دیا، ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: شادی شدہ عورت کا نکاح کسی دوسرے شخص سے قطعاً نہیں کیا جاسکتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ترجمہ: ''اور تم (پر حرام کی گئی ہیں) وہ عورتیں پہلے سے جو دوسروں کے نکاح میں ہیں (سورۃ النساء 24)'' علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ترجمہ: ''کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے شخص کی بیوی سے نکاح کرے اور اسی طرح ایام عدت میں مطلقہ عورت سے نکاح جائز نہیں ہے'' ''سراج الوہاج'' میں اسی طرح لکھا ہے، (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، ص 280 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)''۔ شادی شدہ عورت کا جان بوجھ کر دوسری جگہ نکاح کرنا ہرگز جائز نہیں، باطل و حرام ہے۔ جن لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ عورت منکوحہ ہے اور یہ جاننے کے باوجود لوگ نکاح کے گواہ بنے یا نکاح پڑھایا، یا یہ نکاح کروایا، سب پر توبہ لازم ہے اور توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی لازم ہے۔

اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو؟

سوال: دعائے قنوت یاد کرنے تک نعم البدل کے طور پر کیا پڑھا جائے؟

بقیہ صفحہ نمبر 12

بچوں کی تعلیم و تربیت

ڈاکٹر طاہر القادری

سوال: بچوں پر والدین کے مابین اختلافات اور لڑائی جھگڑا کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: والدین کے مابین اختلافات، لڑائی جھگڑے، مسلسل کشمکش اور تناؤ بچوں کی زندگی میں سکون و اطمینان کو ختم کر دیتے ہیں۔ بچے اگرچہ چھوٹے ہوتے ہیں مگر ان کی یادداشت بہت تیز ہوتی ہے۔ جب والدین آپس میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں تو بچے اپنے کسی لازمی ردعمل سے انہیں محسوس تو نہیں ہونے دیتے مگر وہ سن رہے ہوتے ہیں اور ان کی یادداشت پر وہ منظر ثبت ہو رہا ہوتا ہے۔ جس سے بچوں پر بہت اثر پڑتا ہے۔ وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں کہ ہمارے والدین کے آپس کے جھگڑے تو ختم نہیں ہوتے۔ خوامخواہ ہم پر رعب ڈالتے ہیں۔ جب ماں بچوں پر کسی وجہ سے ناراض ہو رہی ہوتی ہے تو وہ دل میں کہتے ہیں کہ والد کی ناراضگی کا غصہ ہم پر نکال رہی ہیں۔ اسی طرح جب باپ غصے میں بچوں سے بات کرتا ہے تو وہ سوچتے ہیں کہ امی ابو کی بات نہیں مانتیں تو ابو غصہ ہم پر نکال رہے ہیں۔ یوں بچوں کو جب والدین کے درمیان دائمی جھگڑوں کی بدولت سکون نصیب نہیں ہوتا تو ان میں مخالفت اور سرکشی جنم لیتی ہے اور ان کی شخصیت کبھی بھی مکمل نہیں ہو پاتی۔

لہٰذا اگر والدین کے مابین کبھی لڑائی جھگڑے یا اختلاف کی نوبت آجائے تو انہیں چاہیے کہ بچوں کے سامنے اسکا اظہار نہ کریں بلکہ آپس میں ہی اس معاملے کو حل کر لیں۔ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نظر میں اپنی بیوی کو قابل احترام بنائے۔ مثلاً جب بھی وہ بچوں کے پاس بیٹھے تو کہے: بچو! اپنی والدہ کی بات غور سے سنا کرو اور ان کا ادب کیا کرو۔ اسی طرح بیوی کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نظر میں اپنے شوہر کا احترام پیدا کرے۔ ماں بچوں کے ساتھ جب اکیلی ہو تو ان کو سمجھائے کہ اپنے والد کی بات مان کرو اور ان کا احترام کیا کرو۔ جب دونوں میاں بیوی اس اصول کو اپنا لیں گے تو بچے ماں اور باپ دونوں کی باتوں پر عمل کریں گے اور اسی طرح ان کی اچھی تربیت ہو سکے۔

بقیہ نعت رسول

(۷) یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس دن میرے شفیع ہونا جس دن کوئی اور سفارشی سواد ابن قارب کو ذرہ بھر بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اب بھی وہ خادم جن آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا ہے؟ حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب سے قرآن حکیم کی تلاوت شروع کی ہے وہ نہیں آتا، اور حق تو یہ ہے کہ ان جنوں کے عوض اللہ تعالیٰ کی کتاب افضل ہے"

آپ کے مسائل اور ان کا شرعی حل

مفتی نور محمد

قبر میں سوال و جواب

سوال: قبر میں دفن کئے جانے کے بعد صاحب قبر سے سوال جواب کئے جاتے ہیں کیا یہ سوال جواب انبیاء کرام علیہم السلام اور نابالغ بچوں سے بھی ہوتے ہیں یا کہ صرف غیر انبیاء اور بالغ لوگوں سے ہوتے ہیں۔

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام اور مسلمان نابالغ بچوں سے یہ سوال جواب نہیں ہوتے، وہ اس سے مستثنیٰ ہیں جہاں تک کفار کے ان بچوں کا تعلق ہے جو بلوغت سے پہلے وفات پا گئے تو ان کے بارے میں علماء نے توقف اور خاموشی اختیار کی ہے ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا اللہ ہی کو حقیقت حال کا علم ہے۔

قرآن کریم کو بوسہ دینے کا حکم

سوال: بعض لوگ جب تلاوت کے لیے قرآن کریم کو اٹھاتے ہیں تو کھولنے سے پہلے اس کو بوسہ دیتے ہیں میرے ایک دوست کہتے ہیں یہ بوسہ دینا بدعت ہے کیونکہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے قرآن مجید کو بوسہ دینا ثابت نہیں کیا واقعی ایسا ہے؟

جواب: آپ کے دوست کا قرآن کریم کے بوسہ کو بدعت کہنا بھی درست نہیں اور یہ دعویٰ بھی غلط ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا ثبوت نہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے وہ ہر روز صبح کے وقت قرآن کریم اٹھاتے اسے بوسہ دیتے اور کہتے یہ میرے رب کا عہد اور منشور اور قانون ہے اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو بوسہ دیتے اس سے پتہ چلا کہ تعظیماً قرآن کریم کو بوسہ دینا جائز ہے اس کو بدعت کہنا غلط ہے۔

مسجد نبوی اور منت

سوال: ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہو تو میں مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا کرونگا جس وقت اس نے یہ نذر مانی تھی اس وقت اس کے مالی حالات ٹھیک تھے وہ یہاں پاکستان سے وہاں جا کر مسجد نبوی میں دو رکعت نماز ادا کر سکتا تھا اب نذر ماننے کے تقریباً سات آٹھ برس بعد اس کے ہاں لڑکے کی پیدائش ہوئی لیکن اس وقت اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے جو پیسہ اس کے پاس تھا وہ نقصان ہونے کی وجہ سے سارا اس کے ہاتھ سے نکل گیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا وہ دو رکعت نماز اس کے لیے مسجد نبوی میں ہی ادا کرنا ضروری ہے یا کہ دوسری کسی مسجد میں ادا کرنے سے نذر پوری ہو جائے۔

جواب: ان دو رکعتوں کا خاص مسجد نبوی میں ہی ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ جس مسجد میں بھی دو رکعت نماز نذر کی ادائیگی کی نیت سے پڑھ لی جائے تو نذر پوری ہو جائے گی۔

راستے کے آداب

انتخاب
شفاعت علی سجاد

(۱) راستے میں درمیانی چال چلیے نہ اتنا جھپٹ کر چلیے کہ خواہ مخواہ لوگوں کے لیے تماشہ بن جائیں اور نہ اتنے سست ہو کر رینگنے کی کوشش کیجئے کہ لوگ بیمار سمجھ کر بیمار پرسی کرنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ قدم لمبے لمبے رکھتے اور قدم اٹھا کر رکھتے قدم گھسیٹ کر کبھی نہ چلتے۔

(۲) ادب و وقار کے ساتھ نیچے دیکھتے ہوئے چلیے اور راستہ میں ادھر ادھر ہر چیز پر نگاہ ڈالتے ہوئے نہ چلیے۔ ایسا کرنا سنجیدگی اور تہذیب کے خلاف ہے۔ نبی کریم ﷺ چلتے وقت اپنے بدن مبارک کو آگے کی طرف جھکا کر چلتے جیسے کوئی بلندی سے پستی کی طرف اتر رہا ہو۔ آپ ﷺ وقار کے ساتھ ذرا تیز چلتے اور بدن کو چست اور سمٹا ہوا رکھتے اور چلتے ہوئے دائیں بائیں نہ دیکھتے۔

(۳) خاکساری کے ساتھ دبے پاؤں چلیے۔ اکڑتے ہوئے نہ چلیے، نہ تو آپ اپنی ٹھوکر سے زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی اونچائی کو پہنچ سکتے ہو پھر بھلا اکڑنے کی کیا گنجائش ہے!۔

(۴) ہمیشہ جوتے پہن کر چلیے، ننگے پاؤں پھرنے سے پرہیز کیجئے جوتے کے ذریعے پاؤں کانٹے، کنکر اور دوسری تکلیف دہ چیزوں سے بھی محفوظ رہتا ہے اور موذی جانوروں سے بھی بچا رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اکثر جوتے پہنے رہا کرو۔ جوتا پہننے والا بھی ایک طرح کا سوار ہوتا ہے"۔

(۵) راستہ چلتے میں حسن ذوق اور تہذیب و وقار کا بھی لحاظ رکھئے۔ یا دونوں جوتے پہن کر چلیے یا دونوں جوتے اتار کر چلیے۔ ایک پاؤں ننگا اور ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنا بڑی مضحکہ خیز حرکت ہے۔ اگر واقعی کوئی معذوری نہ ہو تو اس بدذوقی اور بے تہذیبی سے سختی کے ساتھ بچنے کی کوشش کیجئے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "ایک جوتا پہن کر کوئی نہ چلے یا تو دونوں جوتے پہن کر چلے یا دونوں اتار کر چلے۔ (شمائل ترمذی)

(۶) چلتے وقت اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر چلئے تاکہ الجھنے کا خطرہ نہ رہے۔ نبی کریم ﷺ چلتے وقت اپنا تہبند ذرا اٹھا کر سمیٹ لیتے۔

(۷) ہمیشہ بے تکلفی سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ چلیے۔ آگے چل چل کر اپنی امتیازی شان نہ جتائیے۔ کبھی کبھی بے تکلفی میں اپنے ساتھی کا ہاتھ، ہاتھ میں لے کر بھی چلیے۔ نبی کریم ﷺ ساتھیوں کے ساتھ چلتے میں کبھی اپنی امتیازی شان ظاہر نہ ہونے دیتے۔ اکثر آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے پیچھے چلتے اور کبھی بے تکلفی میں اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑ کر بھی چلتے۔

(۸) راستے کا حق ادا کرنے کا بھی اہتمام کیجئے۔ راستے میں رک کر یا بیٹھ کر آنے جانے والوں کو تکنے سے پرہیز کیجئے اور اگر کبھی راستہ میں رکنا یا بیٹھنا پڑے تو راستہ کا حق ادا کرنے کے لیے چھ باتوں کا خیال رکھیے۔

☆ نگاہیں نیچی رکھیے۔

☆ تکلیف دینے والی چیزوں کو راستے سے ہٹا دیجئے۔

☆ سلام کا جواب دیجئے۔

☆ نیکی کی تلقین کیجئے اور بری باتوں سے روکیے۔

☆ بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھائیے۔

☆ مصیبت کے مارے ہوؤں کی مدد کیجئے۔

(۹) راستے میں ہمیشہ اچھے لوگوں کا ساتھ پکڑیئے۔ برے لوگوں کے ساتھ چلنے سے پرہیز کیجئے۔

(۱۰) راستے میں عورت اور مرد مل جل کر نہ چلیں۔ عورت کو بیچ راستے سے بچ کر کنارے کنارے چلنا چاہیے۔ اور مردوں کو چاہیے کہ ان سے بچ کر چلیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبودار سڑی ہوئی کیچر میں لتھڑے ہوئے سور سے ٹکرا جانا تو گوارا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ گوارا کرنے کی بات نہیں کہ کسی مرد کے شانے اجنبی عورت سے ٹکرائیں۔

(۱۱) شریف عورتیں جب کسی ضرورت سے راستے پر چلیں تو برقعے یا چادر سے اپنے جسم، لباس اور زیب و زینت کی ہر چیز کو خوب اچھی طرح چھپالیں اور چہرے پر نقاب ڈالے رہیں۔

(۱۲) کوئی ایسا زیور پہن کر نہ چلے جس میں چلتے وقت جھنکار پیدا ہو یا دبے پاؤں چلے تاکہ اس کی آواز اجنبیوں کی اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔

(۱۳) عورتیں پھیلنے والی خوشبو لگا کر راستے پر نہ چلیں۔ ایسی عورتوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے نہایت سخت الفاظ فرمائے ہیں۔

(۱۴) گھر سے نکلیں تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ دعا پڑھیے۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ وَاِنْ نَّضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ یُظْلَمَ عَلَیْنَا اَوْ نَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیْنَا

(مسند احمد)

"خدا کے نام سے (میں نے باہر قدم رکھا) اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ خدایا! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ ہم لغزش کھا جائیں یا کوئی دوسرا ہمیں ڈگمگا دے۔ ہم خود بھٹک جائیں یا کوئی اور ہمیں بھٹکا دے۔ ہم خود کسی پر ظلم کر بیٹھیں یا کوئی اور ہم پر زیادتی کرے ہم خود نادانی پر اتر آئیں یا کوئی دوسرا ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔

(۱۵) بازار جائیں تو یہ دعا پڑھیے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَ خَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَ شَرِّ مَا فِیْھَا ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ بِھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً

"خدا ہی کے نام سے (بازار میں داخل ہوتا ہوں)

بقیہ صفحہ نمبر: 16

اتفاق میں برکت ہے

ایک معروف حکایت
ابن انشاء کے شگفتہ اسلوب سے

انتخاب
آصف شہزاد جماعتی

ایک بڑے میاں جنہوں نے اپنی زندگی میں بہت کچھ کمایا بنایا تھا آخر بیمار ہوئے، مرض الموت میں گرفتار ہوئے۔ ان کو اور تو کچھ نہیں، کوئی فکر تھی تو یہ ان کے پانچوں بیٹوں کی آپس میں نہیں بنتی تھی۔ گاڑھی کیا پتلی بھی نہیں چھنتی تھی۔ لڑتے رہتے تھے۔ کبھی کسی بات پر اتفاق نہ ہوتا تھا حالانکہ اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ آخر انہوں نے بیٹوں پر اتحاد و اتفاق کی خوبیاں واضح کرنے کے لیے ایک ترکیب سوچی۔ ان کو اپنے پاس بلایا اور کہا۔ دیکھو اب میں کوئی دم کا مہمان ہوں۔ سب جا کر ایک ایک لکڑی لاؤ۔

ایک نے کہا، لکڑی؟ آپ لکڑیوں کا کیا کریں گے؟

دوسرے نے آہستہ سے کہا۔ بڑے میاں کا دماغ خراب ہو رہا ہے۔ لکڑی نہیں۔ شاید ککڑی کہہ رہے ہیں۔ ککڑی کھانے کو جی چاہتا ہوگا۔ تیسرے نے کہا۔ نہیں، کچھ سردی ہے شاید آگ جلانے کو لکڑیاں منگاتے ہوں گے۔ چوتھے نے کہا، بابو جی کو ئلے لائیں؟

پانچویں نے کہا: نہیں اپلے لاتا ہوں۔ وہ زیادہ اچھے رہیں گے۔

باپ نے کراہتے ہوئے کہا ''ارے نالائقو۔ جو میں کہتا ہوں وہ کرو۔ کہیں سے لکڑیاں لاؤ جنگل سے۔

ایک بیٹے نے کہا۔ یہ بھی اچھی رہی۔ جنگل یہاں کہاں؟ اور محکمہ جنگلات والے لکڑی کہاں کاٹنے دیتے ہیں۔

دوسرے نے کہا۔ اپنے آپے میں نہیں ہیں، باپو جی۔ بک رہے ہیں، جنوں میں کیا کیا کچھ۔

تیسرے نے کہا، بھئی لکڑیوں والی بات اپن کی تو سمجھ میں نہیں آئی۔

چھوتھے نے کہا۔ بڑے میاں نے عمر بھر میں ایک ہی تو خواہش کی ہے اسے پورا کرنے میں کیا ہرج ہے؟

پانچویں نے کہا اچھا میں جاتا ہوں ٹال پر سے لکڑیاں لاتا ہوں۔

چنانچہ وہ ٹال پر گیا۔ ٹال والے سے کہا۔ خان صاحب ذرا پانچ لکڑیاں تو دینا۔ اچھی مضبوط ہوں۔

ٹال والے نے لکڑیاں دیں۔ ہر ایک خاصی موٹی اور مضبوط۔ باپ نے دیکھا تو اس کا دل بیٹھ گیا۔ یہ بتانا بھی خلاف مصلحت تھا کہ لکڑیاں کیوں منگائی ہیں اور ان سے کیا اخلاقی نتیجہ نکالنا مقصود ہے۔ آخر بیٹوں سے کہا کہ اب ان لکڑیوں کو گٹھا باندھ دو۔

اب بیٹوں میں پھر چہ میگوئیاں ہوئیں۔ گٹھا؟ وہ کیوں اب رسی کہاں سے لائیں بھئی بہت تنگ کیا اس بڈھے

نے۔ آخر ایک نے اپنے پاجامے میں سے ازار بند نکالا اور گٹھا باندھا۔

بڑے میاں نے کہا ''اب اس گٹھے کو توڑو''۔

بیٹوں نے کہا۔ ''لو بھئی یہ بھی اچھی رہی ۔ کیسے توڑیں۔ کلہاڑا کہاں سے لائیں''۔

باپ نے کہا ''کلہاڑے سے نہیں۔ ہاتھوں سے توڑو ،گھٹنے سے توڑو''۔

حکم حاکم، مرگ مفاجات۔ پہلے ایک نے کوشش کی، پھر دوسرے نے پھر تیسرے نے۔ پھر چوتھے نے، پھر پانچویں نے۔ لکڑیوں کا بال بیکا نہ ہوا۔ سب نے کہا باؤ جی ہم سے نہیں ٹوٹتا یہ لکڑیوں کا گٹھا''۔

باپ نے کہا۔ ''اچھا، اب ان لکڑیوں کو الگ الگ کر دو۔ ان کی رسی کھول دو''۔

ایک نے جل کر کہا، ''رسی کہا ہے؟ میرا ازار بند ہے۔ اگر آپ کو کھلوانا ہی تھا تو گٹھا بندھوایا ہی کیوں تھا۔ لاؤ بھئی کوئی پنسل دینا میں ازار بند ڈال لوں پاجامے میں''۔

باپ نے بزرگانہ شفقت سے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا ''اچھا اب ان لکڑیوں کو توڑو۔ ایک ایک کر کے توڑو''۔

لکڑیاں چونکہ موٹی موٹی اور مضبوط تھیں ۔ بہت کوشش کی، کسی سے نہ ٹوٹیں۔ آخر بڑے بھائی کی باری تھی۔ اس نے ایک لکڑی پر گھٹنے کا پورا زور ڈالا اور تراق کی آواز آئی۔

باپ نے نصیحت کرنے کے لیے آنکھیں یک دم کھول دیں۔ کیا دیکھتا ہے کہ بڑا بیٹا بے ہوش پڑا ہے۔ لکڑی سلامت پڑی ہے۔ آواز بیٹے کی گھٹنے کی ہڈی تڑخنے کی تھی۔

ایک لڑکے نے کہا ''یہ بڈھا بہت جاہل ہے''۔

دوسرے نے کہا۔ ''اڑیل ضدی''۔

تیسرے نے کہا۔ ''کھوسٹ، سنکی، عقل سے پیدل گھامڑ''۔

چوتھے نے کہا۔ ''سارے بڈھے ایسے ہی ہوتے ہیں ،کمبخت مرتا بھی نہیں''۔

بڈھے نے اطمینان کا سانس لیا کہ بیٹوں میں کم از کم ایک بات پر اتفاق رائے ہوا۔ اس کے بعد آنکھیں بند کیں اور نہایت سکون سے جان دے دی۔

مکتبہ سُلطانیہ
ہمارے ہاں قرآن پاک، حدیث، تفسیر
فقہ، نصابی و غیر نصابی کتب کے علاوہ
تسبیحات، عطریات، سی ڈیز دستیاب ہیں
محمد پورہ مین بازار گلی نمبر 4
فیصل آباد 041-2637239

Remove Watermark Now

اُونٹنی کا دُودھ غذا بھی شفاء بھی

اونٹ صحرا کی شدید گرمی میں اپنے جسم میں پانی کا ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ پانی بخارات کے ذریعے سے اس کے جسم سے کم سے کم خارج ہوتا ہے۔ جب اونٹ کو پانی کی کمی کا سامنا ہوتا ہے تو اس وقت بھی اس کے دودھ میں پانی کی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے نمکیات جیسا کہ سوڈیم کلورائیڈ کی بھی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ نمک انسان کی جسمانی ضروریات کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے خاص طور پر صحرا میں جہاں گرمی کی وجہ سے پسینے کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ پسینے کے ساتھ ساتھ سوڈیم کلورائیڈ بھی ہمارے جسم سے خارج ہوتا ہے۔ نمکیات کی یہ کمی ہمارے جسم میں کئی بیماریوں کا سبب بن سکتی ہے اس صورت حال میں اونٹنی کا دودھ پینے سے سوڈیم کلورائیڈ کی کمی کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ ساخت کے اعتبار سے انسانی دودھ سے ملتا جلتا ہے۔ لحمیات (پروٹینز) اور حیاتین (وٹامنز) سے بھرپور ہونے کی وجہ سے کمزور بچوں اور بڑوں کو توانائی دیتا ہے۔ اس میں کیلشیم، حیاتین، الف ب اور ب۲ کے علاوہ کئی اہم معدنیات مثلاً پوٹاشیم، جست، تانبا، میگنیریم، سوڈیم اور جست گائے کی دودھ کی نسبت اونٹنی کے دودھ میں بلند ترین سطح پر ہوتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں گائے کے دودھ کے مقابلے میں فولاد دس گناہ زیادہ ہوتا ہے۔

حیاتین ج گرمی اور خشک سالی کے دنوں میں اونٹ کے دودھ میں بڑھ جاتی ہے۔ صحرا میں چونکہ سبزیاں اور پھل زیادہ میسر نہیں ہوتے، اس لیے اونٹنی کے دودھ کا پینا حیاتین ج کی کمی کو پورا کرنے میں مددگار رہوتا ہے۔ حیاتین ج سے قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ شدید گرمی کے موسم میں حیاتین ج دھوپ کی حدت اور لُو لگنے سے بھی بچاتی ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں حیاتین ج 23 ملی گرام فی لیٹر ہوتی ہے۔

اونٹنی کے دودھ میں ضد جرثومی مرکبات ہوتے ہیں جو انسانی جسم کے لیے بہت فائدے مند ہوتے ہیں۔ برصغیر کے علاوہ دنیا میں سب سے زیادہ گائے کا دودھ پیا جاتا ہے۔ طبی حقائق بتاتے ہیں کہ گائے کے دودھ کے مقابلے میں کیلشیم کی مقدار اونٹنی کے دودھ میں زیادہ ہوتی ہے۔ اونٹنی کا دودھ جوڑوں کے درد اور بھربھری ہڈیوں کے امراض کو دور کرتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ سے بننے والی مصنوعات میں پنیر، برفی، گلاب جامن اور دوسری بہترین اشیاء لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت سے بھی بھرپور ہوتی ہیں۔ اونٹنی کے دودھ سے بننے والی پنیر بہت لذیذ ہوتی ہے اور اس کی مانگ مشرق وسطیٰ اور یورپ میں کافی ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے لیے

بقیہ: صفحہ نمبر: 19

مسمی کے چھلکوں اور بیج سے نظر کی کمزوری اور جالا ہمیشہ کیلئے ختم

بشکریہ عبقری میگزین

موسمی جسے عوام مسمی کہتے ہیں، مالٹے کی خوش ذائقہ میٹھی قسم ہے جو دنیا بھر میں شوق سے کھائی جاتی ہے۔ قدرت نے اس کے گودے اور چھلکے تک میں غذائی اور شفائی اثرات پیدا کئے ہیں۔ اس میں اسی فیصد مصفا پانی اور بیس فیصد تک گوشت بنانے والے روغنی اور نشاستہ دار اجزا کے ساتھ سوڈیم، پوٹاشیم، فولاد اور فاسفورس کی آمیزش ہے۔ اس میں وٹامنز اے بی پائے جاتے ہیں اس کے علاوہ بن پرور، تازگی بخش وٹامن سی تو اس میں بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ موسمی کا مزاج گرم اور تر ہے۔ ایک عمدہ غذا ہونے کے علاوہ یہ قبض کشاء ہے تین بڑی موسمی میں دو بڑی چپاتوں کے برابر غذا ہوتی ہے۔ چھ ساتھ موسمی کھانے سے تین چار گھنٹے بھوک نہیں لگتی۔ معدے میں داخل ہوتے ہی یہ معدے کی ہاضم رطوبتوں کی تراوش بڑھا دیتی ہے اور معدے کی تیزابیت کو دور کرتی ہے۔ معدہ اس کو دو یا اڑھائی گھنٹے میں ہضم کر لیتا ہے۔

خواص وعلاج

آج کل گیس کی شکایت اکثر پائی جاتی ہے۔ ستر فیصد آبادی ہاضمے کی خرابی کا رونا روتی ہے۔ غذا کھانے کے بعد کلیجہ جلنے کی شکایت اور پیٹ بڑا ہونے کی بیماری میں صبح آٹھ بجے تین موسمی ناشتہ کے طور پر کھائیں۔ دن کے بارہ ایک بجے پانچ موسمی بطور غذا کھائیں اور اس کا استعمال جاری رکھیں۔ موسمی کا استعمال خون کی تیزابیت بھی رفع کر دیتا ہے۔ پھوڑے، پھنسیاں، خارش اور دوسرے جلدی امراض میں مبتلا ہونے والے بھی اس کا استعمال کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جب جوڑوں میں یورک ایسڈ جمع ہو جانے سے چھوٹے بڑے جوڑوں میں درد اور سوجن ہو جائے تو صبح سورنجاں شیریں اور سفید زیرہ برابر ون کوٹ چھان کر سفوف بنا کر تین سے چھ ماشے روزانہ کھایا کریں اور اس کے ساتھ دودھ یا چائے بطور ناشتہ استعمال کریں۔ دونوں وقت کا کھانا کھانے کے بعد سونف چبا لیا کریں اور سہ پہر دو تین بجے دھوپ کے وقت تن سے نور دانے تک چند روز کھا کر دیکھیں ان شاء اللہ صحت ہو جائے گی۔

موسمی کے بیج اور زرد کوڑی برابر وزن لے کر عرق گلاب میں دو روز کھرل کر کے سرمے کی مانند باریک کر کے آنکھوں میں لگائیں تو جالا کٹ جائے اور نظر تیز ہو جائے۔ اس کے موٹے زرد چھلکے کو آگ پر رکھ کر جلا لیں۔ یہ سیاہ رنگ کی جلی ہوئی راکھ کھانسی کیلئے مفید ہے۔ تین ماشے راکھ شہد یا شربت بنفشہ میں ملا کر بار بار چاٹنے سے گلے کی خراش درد کھانسی ختم اور بلغم بآسانی خارج ہو کر تنگی بفضل خدا دور ہو جاتی ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 12

Remove Watermark Now

دلچسپ معلومات

نور فاطمہ

اگر آپ نے کسی کا قرضہ نہیں دینا اور آپ کی جیب میں کل پونجی 1089 روپے یا اس سے زیادہ ہے تو آپ اس وقت دنیا کی ''پچیس فیصد'' آبادی سے زیادہ امیر ہیں۔

نیند نہیں آرہی اور آپ خواب آور گولیاں بھی نہیں لینا چاہتے تو ایک دو کیلے تازہ دودھ کے ساتھ کھا لیجیے۔

کیلے کی کیمیائی ترکیب میں ایسے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں جو انسان میں خوشی کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

فضا میں آکسیجن کا موجودہ تناسب 21 فیصد ہے اگر یہی بڑھ کر 22 فیصد ہو جائے تو انسان کبھی آگ پر قابو نہ پا سکے۔

مناسب نیند کے بعد بھی اگر آپ تھکے تھکے ہیں تو آپ جسم کی خشکی سے دوچار ہیں۔ پانی کا مناسب استعمال شروع کر دیجیے۔

نوے فیصد لوگ جو کچھ خطوط میں لکھ ڈالتے ہیں، اسے روبرو کہنے کی جسارت نہیں رکھتے۔

بھوک انسانی جسم میں نامعلوم قسم کی اداسی کا احساس پیدا کر دیتی ہے۔

سگریٹ نوشوں کے لیے انگور بہترین غذا ہے۔ اس سے ان کے پھیپھڑوں پر ہونے والے برے اثرات کا ازلہ ہو جاتا ہے۔

دنیا بھر میں پیٹرول کے بعد سب سے زیادہ فروخت ہونے والی چیز قہوہ اور چائے ہے۔

بیالس فیصد یونیورسٹی گریجوایٹس باہر جا کر ایک بھی کتاب نہیں پڑھتے۔

فرانس کی کل آبادی 65 ملین ہے جبکہ ان کے ملک میں سالانہ آنے والے سیاحوں کی تعداد 79 ملین ہے۔

آپ سے مشورہ لینے والوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو چاہتے کہ آپ ان کی تائید کریں نہ کہ وہ آپ کے مشورے پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔

خوشی جتنی زیادہ ہو گی نیند اتنی کم ہوتی جائے گی۔

اداس لوگ زیادہ سوتے ہیں۔

مسلسل تین دن جاگنے والا شخص ایسی ایسی چیزیں دیکھنے لگتا ہے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔

خوبصورت بات

علم وہ نہیں جو آپ نے سیکھا ہے، علم تو وہ ہے جو آپ کے عمل و کردار سے ظاہر ہو۔

گھریلو ٹوٹکے

سارا فہیم

50 ملی لیٹر کچے دودھ (ابالے بغیر) میں ایک چٹکی نمک اور دو چائے کے چمچ لیموں کا رس شامل کرلیں۔ اس ماسک کو اچھی طرح پورے چہرے پر لگائیں۔ 10 منٹ بعد ٹشو سے صاف کریں یہ چہرے کیلئے بہترین کلینزر ہے۔

3 کھانے کے چمچ کوکو پاؤڈر میں 1 چائے کا چمچ اور ایک چائے کا چمچ شہد مکس کرلیں۔ چہرے پر آدھے گھنٹے کے لیے لگائیں خشک ہونے پر چہرہ دھولیں۔

سردیوں میں زیادہ پانی پینے سے بھی رنگت صاف ہوتی ہے اور انسان بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

قول شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

لالچی انسان پوری دنیا کا مالک بن بھی جائے تو بھوکا ہی رہتا ہے، اور قناعت کرنے والا ایک روٹی سے بھی سیر ہو جاتا ہے۔

بیوٹی ٹپس

فیضان آمنہ

کمزور دانت طاقتور بنائیں

کمزور دانتوں کو مضبوط بنانے کے لیے ایک پاؤ دودھ میں دس عدد چھوہارے ابال کر کھانے سے نہ صرف دانت طاقتور ہو جاتے ہیں بلکہ مسوڑھوں سے خون بہنا بھی رک جاتا ہے۔

تیزابیت بھگائیں

چکوترے کا جوس تیزابیت کی وجہ سے پیدا ہونے والی متعدد بیماریوں کے لیے کارآمد ہے کیونکہ چکوترا ہضم ہو کر تیزابیت دور کرنے کی تاثیر رکھتا ہے۔

پیٹ کی بیماریاں ختم کر ڈالیں

چکوترا، قبض دور کرنے میں نافع ہے اس کا گودا پوری طرح استعمال ہونے پر اجابت کو یقینی بناتا ہے نیز انتڑیوں کو صحت مند رکھتا ہے۔

آگ کا زخم مندمل

آگ کا زخم مندمل کرنے کیلئے جلے ہوئے مقام پر گاجر پیس کر لگانے سے شفا حاصل ہوگی۔

سنبھل کر چلئے

پروفیسر ساجد علی فضل

چھوٹے جانوروں کو ندی پار کرنی ہو تو پانی میں تیزی سے چل کر نکل جاتے ہیں مگر ہاتھی جب کسی ندی کو پار کرتا ہے تو وہ تیزی سے چلنے کی بجائے ہر قدم پر رک رک کر چلتا ہے، وہ ہر قدم نہایت احتیاط سے رکھتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ چھوٹے جانوروں کیلئے کوئی خطرہ نہیں۔ پانی کے نیچے مٹی نرم ہو یا سخت ان کا ہلکا پھلکا جسم با آسانی اس سے گزر جاتا ہے مگر ہاتھی غیر معمولی طور پر بڑا جانور ہے۔ بھاری جسم کی وجہ سے اس کیلئے یہ خطرہ ہے کہ نیچے کی مٹی اگر نرم ہو اور اس کا پاؤں اس میں دھنس جائے تو اس سے نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ ہاتھی اس پر اپنا پورا بوجھ نہیں ڈالتا۔ وہ ہلکا قدم رکھ کر پہلے اس کی نرمی اور سختی کو آزماتا ہے اور جب اندازہ کر لیتا ہے کہ زمین سخت ہے اسی وقت اس پر اپنا پورا بوجھ رکھ کر آگے بڑھتا ہے۔ یہ طریقہ ہاتھی کو کس نے سکھایا؟ جواب یہ ہے کہ خدا نے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہاتھی کے اس طریق عمل کو خدائی تصدیق حاصل ہے۔ گویا زندگی کیلئے خدا کا بتایا ہوا سبق یہ ہے کہ جب راستہ میں کسی خطرہ کا اندیشہ ہو تو اس طرح نہ چلا جائے جس طرح بے خطر راستہ پر چلا جاتا ہے بلکہ ہر قدم سنبھل سنبھل کر رکھا جائے ''زمین'' کی قوت کا اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھا جائے۔ انسان کو خدا نے ہاتھی سے زیادہ عقل دی ہے جہاں بارود کے ذخیرے ہوں وہاں آدمی دیا سلائی نہیں جلاتا جس ٹرین میں پٹرول کے ڈبے لگے ہوئے ہوں اس کا ڈرائیور بے احتیاطی سے اس کی شنٹنگ نہیں کرتا۔

مگر اسی اصول کو اکثر لوگ سماجی زندگی میں بھول جاتے ہیں۔ ہر سماج میں طرح طرح کے انسان ہوتے ہیں اور وہ طرح طرح کے حالات پیدا کئے رہتے ہیں سماج میں کہیں ''دلدل'' ہوتا ہے اور کہیں ''پٹرول'' کہیں ''کانٹا'' ہوتا ہے اور کہیں ''گڑھ'' عقل مند وہ ہے جو اس قسم کے سماجی مواقع سے بچ کر نکل جائے نہ کہ اس سے الجھ کر اپنے راستہ کو کھوٹا کرے۔ جس آدمی کے سامنے کوئی مقصد ہو وہ راستہ کی ناخوشگواریوں سے کبھی نہیں الجھے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ان سے الجھنا اپنے آپ کو اپنے مقصد سے دور کر لینا ہے با مقصد آدمی کو توجہ آگے کی طرف ہوتی ہے نہ کہ دائیں بائیں کی طرف وہ مستقل نتائج پر نظر رکھتا ہے نہ کہ وقتی کارروائیوں پر۔ وہ حقیقت کی نسبت سے چیزوں کو دیکھا ہے نہ کہ ذاتی خواہشات کی نسبت سے۔

محبت اور دوستی یہ دو چیزیں ہر طوفان کا مقابلہ کر سکتی ہیں مگر ایک چیز ان دونوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتی ہے اور وہ ہے۔ **غلط فہمی**

HAFIZ SHOES

pdfelement

I CON

BETTINI

CROCODILE

ELATION

Office

1st. Floor, Arz-e-Pak Market
Bhora Gali # 2, Bhawana Bazar, Faisalabad.
Contact: 041-2621777

AJWA

2018

آرزوئے R.ZOU.A

AJWA LAWN

Unique Crinkle Chiffon

Charismatic Noir

AJWA Textile (PVT) LTD. Faisalabad

www.facebook.com/AjwatextilePvtLtd

ajwa-textile.blogspot.com